بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | جمعرات ۱۳ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ۸ نبوت ۱۳۶۳ ہش ۸ نومبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۵۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

مَیں اپنے دوستوں کے لئے خدا تعالیٰ سے رُوحانی طاقت چاہوں گا

یہ گروہ خدا کا خالص گروہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنی رُوح سے قوّت دے گا

قیامت تک اس سلسلہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائیگی

"اُس قدّوس جلیلُ الذّات نے مجھے جوش بخشا ہے تا مَیں اُن طالبوں ..... کے لئے وہ رُوحِ قدس طلب کروں جو ربوبیتِ تامّہ اور عبودیتِ خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور رُوحِ خبیث کی تکفیر سے اُن کی نجات چاہوں کہ جو نفسِ امّارہ اور شیطان کے تعلّقِ شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو مَیں بتوفیقہٖ تعالیٰ کاہل اور سُست نہیں رہوں گا۔ اور اپنے دوستوں کی اِصلاح طلبی سے جنہوں نے اِس سلسلہ میں داخل ہونا بصدقِ قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا بلکہ اُن کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور اُن کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ رُوحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادّہ کی طرح اُن کے تمام وجود میں دَوڑ جائے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اُن کے لئے کہ جو داخلِ سلسلہ ہو کر صبر سے مُنتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دُنیا میں محبّتِ الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور اَمن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اُس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ اُنہیں آپ اپنی رُوح سے قوّت دے گا اور اُنہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور اُن کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشیگا۔ وہ جیسا کہ اُس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو و نما دے گا۔ یہاں تک کہ اُن کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اُونچی جگہ رکھا جاتا ہے دُنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور ..... بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متّبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دُوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک اُن میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اُس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر یک طاقت اور قدرت اُسی کو ہے ....."

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۷-۱۹۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں بغرض علاج قیام فرما ہیں۔ ڈاکٹرز نے مختلف ٹسٹ لئے ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل عطا فرمائے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے آمین

○ میری والدہ زوجہ چوہدری وزیر محمد صاحب جو حضرت میاں امام الدین مرحوم سیکھوانی کی بیٹی اور حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کی چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔ آج کل بعارضہ ہائی بلڈ پریشر اور بلڈ شوگر زیادہ بیمار ہیں۔ وہ بغرض علاج آج کل لندن میں مقیم ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت اور عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(امۃ السمیع اہلیہ پروفیسر عبدالرشید غنی ربوہ)

○ برادرم مکرم رشید احمد ملک صاحب آف کیولری گراؤنڈ آفیسر کالونی لاہور چھاؤنی علاج کی خاطر لندن تشریف لے گئے ہیں اور مورخہ ۱۴ نومبر ۸۴ء کو ان کا ڈاکٹر ولیم برانٹ اوپن ہارٹ سرجری آپریشن کریں گے۔ احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرؤف خان لاہور چھاؤنی)

خاکسار کچھ دنوں سے ضعفِ اعصاب اور تغیر معدہ کا مریض ہے۔ احباب سے صحت عاجل و کامل کے لیے درخواستِ دعا ہے۔

(مرزا محمود والد الصدر غربی ربوہ)

بدظنّی

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

"حدیث میں ہے کہ دوزخ میں دو تہائی آدمی بدظنّی کی وجہ سے داخل ہوں گے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ قیامت کے دن مَیں لوگوں سے پوچھوں گا کہ اگر تم مجھ پر بدظنّی نہ کرتے تو یہ کیوں ہوتا۔ حقیقت میں اگر لوگ خدا تعالیٰ پر بدظنّی نہ کرتے تو اس کے احکام پر کیوں نہ چلتے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ پر بدظنّی کی اور کفر اختیار کیا اور بعض تو خدا تعالیٰ کے وجود تک سے منکر ہو گئے۔ تمام فسادوں اور لڑائیوں کی وجہ یہی بدظنّی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۶)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

صفر ۱۴۰۵ھ

نبوت ۱۳۶۳ ہش

ایمان میں اضافہ کرنے کی آسمانی سکیم کا ایک اہم پہلو

ایمان اور ابتلاء — ان دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں باہم اس درجہ لازم و ملزوم ہیں کہ اگر ایمان لانے کے بعد ہمیشہ آسائش ہی میں زندگی بسر ہو اور سرے سے کوئی ابتلاء ہی پیش نہ آئے تو یہ صورت حال ایک سچے صاحب ایمان کے لئے خطرہ سے خالی نہیں ہوتی۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ ایمان کامل نہیں بلکہ اس میں ضرور کوئی نقص ہے اور اگر نقص نہ بھی ہو تو بھی دائمی آسائش اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ایمان میں جمود کی کیفیت پیدا ہو چکی ہے۔ یعنی ایمان میں ترقی کی راہ میں روک پڑ گئی ہے۔ ایک حقیقی صاحب ایمان کے لئے اس سے زیادہ خطرناک بات اور کوئی نہیں ہوتی کہ ایمان سے ترقی پذیر کیفیت سے محروم ہو جائے۔ کیونکہ ترقی رکنے سے تنزل کی بنیاد کا پڑنا ایک لازمی امر ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے:۔

"اگر ایمان لانے کے بعد آسائش کی زندگی آجاوے تو اندیشہ کرنا چاہیئے کہ میرا ایمان صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ سنت اللہ کے خلاف ہے کہ مومن پر ابتلاء نہ آئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔ آپ جب اپنی رسالت پر ایمان لائے تو اسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عزیزوں سے جدا ہوئے، میل ملاپ بند کیا گیا، ملک سے نکالے گئے، دشمنوں نے زہر تک دے دیا، تلواروں کے سامنے زخم کھائے۔ آخر عمر تک یہی حال رہا۔ پس جب ہمارے مقتدا و پیشوا کے ساتھ ایسا ہوا تو پھر اس پر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے رہیں۔ ایسے ابتلاء جب آویں، تو مردانہ طریق سے اُن کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔"

(بدر ۲۰ فروری ۱۹۰۸ء)

ابتلاؤں میں پوشیدہ سب سے بڑی حکمت ہی یہ ہے کہ ان کے نتیجہ میں ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور اس میں اور زیادہ پختگی آتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب عباد الرحمٰن ابتلاء کے وارد ہونے پر صبر اور استقامت کے ذریعہ نامساعد حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے۔ اور اپنے مستقیم الحال ہونے کا ثبوت دیتے ہیں تو خدا تعالےٰ ان کے صبر و استقامت سے خوش ہو کر اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور اپنی قدرت کاملہ سے تنگی اور اذیت کو دور کر کے امن و آسائش کے دور کو واپس لے آتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت جو فی الاصل ابتلاؤں کے نتیجہ میں میسر آتی ہے ان کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنتی ہے اور اس طرح وہ ایمان میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے خبردار فرمایا ہے:۔

"خدا رحیم ہے مگر وہ غنی اور بے نیاز بھی ہے۔ جب انسان اپنے ایمان کو استقامت سے مدد نہ دے تو خدا تعالےٰ کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔"

(بدر ۲۰ فروری ۱۹۰۸ء)

استقامت کا پتہ ابتلاؤں میں ہی لگتا ہے۔ آسائش کے زمانہ میں تو استقامت کا عملی ثبوت دینے کا موقعہ ہی نہیں ملتا البتہ جب مشکلات و مصائب کے دوران ایمان کے مدعی صبر سے کام لیتے ہیں اور ایمان باللہ کے لحاظ سے اپنے پائے ثبات میں کوئی لغزش آنے نہیں دیتے تو ان کا صحیح معنوں میں مستقیم الحال ہونا پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے اور خدا تعالےٰ ان کی استقامت سے خوش ہو کر انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور اس طرح دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ ان مستقیم الحال لوگوں کو میری معیت حاصل ہے، میں ہر دم ان کے ساتھ ہوں، یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے ابتلاؤں کو رحمت قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ لوگ خوش قسمت ہیں جنہیں خدا تعالےٰ ابتلاؤں کے ذریعہ آزماتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) "درحقیقت ابتلاء بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں کہ ایک طرف عبودیت مضطر ہو کر اور چاروں طرف سے کٹ کر اسی اکیلے سبب ساز کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ اور اُدھر الوہیت اپنے فضلوں کے لشکر لے کر اس کی تسلی کے لئے قدم بڑھاتی ہے۔"

(الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

(باقی صفحہ پر)

وفاشعاری پہ رہ کے قائم نشان رب الوریٰ کے دیکھیں

عبث ہے خوفِ عذابِ عصیاں یہ خوف دل سے مٹا کے دیکھیں
بہانہ جو ہے خدا کی رحمت کبھی تو اس کو منا کے دیکھیں

ڈریں نہ ہرگز مصیبتوں سے نہ رنگ جور و جفا کے دیکھیں
وفاشعاری پہ رہ کے قائم نشان ربّ الوریٰ کے دیکھیں

عنایتیں کبریا کی دیکھیں، نوازشیں مصطفےٰؐ کی دیکھیں
ادا کریں حق عبودیت کا کرم پھر اپنے خدا کے دیکھیں

خدا نما ہے حیات اُن کی ثبوتِ باری ہے ذات اُن کی
خدا کی ہستی کے جو ہیں منکر وہ معجزے مصطفےٰؐ کے دیکھیں

غمِ جہاں سے اماں ملے گی دوائے تسکینِ جاں ملے گی
سکونِ خاطر کے جو ہیں طالب وہ اُن کے روضے پہ جا کے دیکھیں

اُنہیں کے در پر پڑا ہوں آ کر، لٹا کے مال و منالِ دنیا
عزیز ہے جن کو جاہ و دولت وہ حوصلے اِس گدا کے دیکھیں

مٹا کے ہستی رہِ خدا میں حیاتِ جاوید مل گئی ہے
حریصِ لذاتِ عمرِ فانی کرشمے آبِ بقا کے دیکھیں

ہر ایک تدبیر دشمنوں کی فنا کا منہ دیکھ لے گی آخر
خدا مٹا دیگا سارے نقشے وہ اپنا نقشہ جما کے دیکھیں

مثالِ عنبر ہے ذات میری، ہیں مجھ میں مضمر صفات میری
بنیں گے دشمن بھی مستِ خوشبو وہ جب بھی چاہیں جلا کے دیکھیں

سلیم دشمن بنی ہے دنیا، ہے کون انصاف کرنیوالا
خدائے ارض و سما کو اک دن ہم اپنا دکھڑا سنا کے دیکھیں

سلیم شاہجہانپوری از نواب شاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر ایک نظر

مکرم امتہ الرفیق بیگم صاحبہ ربوہ

ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تریسٹھ سالہ سالہ بابرکت زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں اور اسی کے نام کو بلند کرنے میں گزری دنیا میں نہ کوئی ویسا پیدا ہوا نہ ہوگا۔ تمام انسانی کمالات آپؐ پر ختم ہوگئے، تقویٰ کی سب راہیں آپؐ نے طے کیں اور محبت الٰہی کے تمام دروازے آپؐ نے عبور کیے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو خاتم الانبیاء کا خطاب دیا۔ اور ہمیشہ کے لیے اپنے دربار تک رسائی کے لیے آپؐ کی اتباع کو شرط قرار دیا۔

آپؐ کا حلیہ مبارک

آپؐ میانہ قامت تھے نہ بہت لمبے نہ پست قامت۔ رنگ بہت خوبصورت تھا نہ تو بالکل سفید نہ گندم گوں۔ آپؐ کے بال نہ تو گھنگھریالے تھے نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ کسی قدر خمدار تھے۔ آنحضورؐ کے بالوں کا رنگ کسی قدر سرخی مائل تھا۔ اور بڑھاپے میں کچھ بال کنپٹیوں کے پاس سے سفید ہوگئے تھے باقی بال کالے ہی رہے۔ سر کے بال لمبے رکھتے تھے۔ جو کانوں کی لو تک آتے تھے ہمیشہ بالوں میں کنگھی کرتے تھے اور آخری عمر میں مانگ بھی نکالتے تھے۔ سر میں تیل یا خوشبو لگانا بھی آپؐ کی عادت میں تھا۔ آپؐ کا جسم بہت نازک اور ملائم تھا اور جسم میں سے خوشبو آتی تھی۔ آپؐ کا سینہ چوڑا تھا۔ اور دونوں کندھوں کے درمیان بہت فاصلہ تھا۔ آپؐ کے ہاتھ پاؤں بہت موٹے تھے۔ آپؐ سوتی کپڑے کو خصوصاً دھاری دار کپڑے کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔ اور اسی قسم کے کپڑے میں آپؐ دفنائے بھی گئے لیکن درحقیقت جس قسم کا کپڑا ہوتا آپؐ اپنے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے استعمال فرماتے۔

گفتگو کا طریق

آنحضرتؐ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جوامع الکلم عطا کیے گئے تھے اور آپؐ کا انداز گفتگو بڑا پُر وقار ہوتا تھا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ اکثر بات تین دفعہ دہراتے تاکہ لوگوں کی سمجھ میں آجاوے اور سلام بھی تین دفعہ کرتے۔ آپؐ بہت آہستگی سے اور ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے کہ اگر کوئی چاہے تو آپؐ کے الفاظ گن لے۔

اکل و شرب

آپؐ تمام طیب اشیاء کھاتے سوائے صدقہ کے۔ آپؐ کی خوراک بہت سادہ تھی۔ اکثر کھجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔ سادہ غذا کے ساتھ ساتھ باقی طیبات سے کلی پرہیز نہ تھا پانی پیتے وقت تین دفعہ سانس لیتے۔ ہمیشہ خدا کا نام لے کر شروع کرتے، اپنے آگے سے کھاتے اور دائیں ہاتھ سے کھاتے جب کھا چکتے تو فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا۔

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ تمام برکت والی تعریفیں ایسی تعریفیں جو ایک دفعہ پڑھ کر ختم کرنے والی نہ ہوں جو چھوڑی نہ جاویں۔

ہنسی کا طریق!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے انسان کامل بنایا تھا۔ تمام اچھی عادات اور پاکیزہ جذبات بکمال آپؐ میں پائے جاتے تھے۔ ہر خوبی کو اپنے موقع اور محل پر استعمال فرماتے بناوٹی لوگوں کی طرح اپنے آپ کو تکلفات میں نہ ڈالتے بلکہ ہنسی کے موقع پر ہنسنا، خاموشی کے موقع پر خاموش رہنا خوشی کے موقع پر خوش ہونا اور بولنے کے موقع پر بولنا آپؐ کا طریق تھا۔ کونسی صفت تھی جو خدا تعالیٰ نے اس کامل انسان میں پیدا نہیں کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ دنیا میں خدا کی وحدانیت کو قائم کرنے کے لیے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی کشش اس عظیم الشان وجود میں رکھ دی ہے کہ بے اختیار دل آپؐ پر قربان ہونا چاہتا ہے۔ آپؐ ہنستے بھی تھے تو اعتدال کے ساتھ۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضورؐ کو اس طرح گلا پھاڑ کر ہنستے نہیں دیکھا کہ آپؐ کے حلق کا کوا نظر آنے لگے بلکہ تبسم فرماتے تھے۔ یعنی آپؐ افراط و تفریط دونوں سے محفوظ تھے۔

دائیں جانب کا لحاظ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف کا بہت لحاظ رکھتے تھے۔ کھانا کھاتے تو دائیں ہاتھ سے۔ لباس پہنتے تو پہلا دایاں ہاتھ یا دایاں پاؤں ڈالتے۔ غسل کرتے تو پہلے دائیں جانب۔ سوتے تو دائیں جانب غرض ہر کام دائیں جانب سے شروع کرتے۔ چیز بانٹتے وقت اگر آپ کے پاس صرف اتنی چیز ہوتی کہ ایک آدمی کو کفایت کرتی تو اسے دیتے جو دائیں جانب بیٹھا ہوتا، چنانچہ ایک دفعہ آپؐ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں جانب حضرت ابوبکرؓ تھے آپؐ نے اس میں سے کچھ پیا اور باقی اعرابی کو دے دیا باوجود اس کے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضرت ابوبکرؓ بھی بیٹھے ہیں لیکن آپؐ نے فرمایا "دایاں دایاں ہی ہے۔" اس عادت پر ایک اور حدیث بھی کچھ یوں روشنی ڈالتی ہے کہ ایک دفعہ آپؐ کے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ دائیں طرف ایک نوجوان تھا جبکہ بائیں طرف ایک معمر سردار۔ آپؐ نے اس نوجوان سے اجازت طلب کی کہ میں یہ پیالہ اس بزرگ کو دے سکتا ہوں یا نہیں اس نے جواب دیا کہ میں آپؐ کے تبرک کے معاملہ میں کسی اور کے لیے اپنا حق نہیں چھوڑ سکتا۔ چنانچہ آپؐ نے وہ پیالہ اس نوجوان ہی کو دے دیا۔

اخلاق حسنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں اعلیٰ اخلاق کا نمونہ بنا کر بھیجے گئے تھے جیسے کہ آپؐ نے خود فرمایا ہے کہ میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں۔ چنانچہ آپؐ ہی کے ذریعہ کو مکارم اخلاق کا ظہور ہوا اور خدا تعالیٰ نے آپؐ کو ساری دنیا کے انسانوں کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیا۔ آپؐ کے اخلاق فاضلہ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح آپؐ ہر پہلو سے کامل تھے۔ اور اخلاق کی تمام شاخوں میں آپؐ دوسروں کی نسبت آگے بڑھے ہوئے تھے۔ لیکن اس جگہ مختصراً یہ بتانا مقصود ہے کہ عرب ایک وحشی قوم تھی اور وہ کسی کی اطاعت کرنا عار سمجھتی تھی۔ کسی کے ماتحت رہنا گوارا نہ تھا، بلکہ بادشاہ بھی رعایا کے مشورہ سے کام کرتے تھے۔ کوئی بڑی سے بڑی طاقت ور قوم بھی عربوں کی وحشت اور آزادی سے محبت کو دیکھ کر ان کو فتح کرنے کا خیال دل میں نہ لاتی تھی۔ چنانچہ عمرو ابن ہند جیسا بادشاہ جس نے ارد گرد کے علاقوں پر بڑا رعب جمایا ہوا تھا وہ بھی بدوی علاقوں کو روپیہ پیسہ دے کر بمشکل قابو کر سکا، لیکن اس کے باوجود وہ اس کو صاف جواب دے دیتے کہ ہم تیرے نوکر نہیں کہ تیری فرمانبرداری کریں۔ چنانچہ تاریخ میں لکھا ہے کہ عمرو بن ہند نے اپنے سرداروں سے ایک دن پوچھا کہ کیا کوئی ایسا شخص ہے جس کی ماں میری ماں کی خدمت کرتے سے عار کرے۔ اس کے مصاحبوں نے جواب دیا کہ ایک شخص عمرو بن کلثوم ہے وہ عرب قبیلہ بنی تغلب کا سردار ہے۔ اس کی ماں آپ کی ماں کی خدمت کرتے سے عار محسوس کرے گی اس پر بادشاہ نے عمرو بن کلثوم کو اپنی ماں کے ہمراہ آنے کو کہا۔ عمرو بن کلثوم اپنی والدہ اور چند معزز خواتین کے ہمراہ بادشاہ کے پاس پہنچ گیا مشورہ کے مطابق دونوں زنان خانہ میں بیٹھی تھیں کہ والدۂ شاہ نے عمرو بن کلثوم کی والدہ لیلیٰ سے کہا کہ ذرا فلاں قاب مجھے اٹھا دو۔ اس پر لیلیٰ نے کہا کہ جسے ضرورت ہو خود اٹھا لے والدہ شاہ کے مکرر اصرار پر بجائے حکم ماننے کے زور سے نعرہ لگایا وَاذِلَّۃً یَا بَنِیْ تَغْلِبَ کہ اے بنی تغلب دوڑو کہ تمہاری ماں کی ذلت ہوگئی ہے۔ اس آواز کا سننا تھا کہ عمرو بن کلثوم کی آنکھوں میں خون اتر آیا اپنے پاس تو کوئی ہتھیار نہ تھا وہیں سے بادشاہ کی تلوار جوش میں کھونٹی سے اتاری اور ایک ہی وار میں بادشاہ کا سر اڑا دیا۔ لیکن اس سے بھی جوش انتقام ٹھنڈا نہ ہوا تو اپنے سپاہیوں سمیت شاہی مال و متاع لوٹ کر واپس وطن کی طرف چلا آیا۔ اس واقعے کو اس وقت کے شعراء نے بھی نظم کیا ہے۔

یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ عرب قوم ایک لمحے کے لیے یہ تصور نہیں کر سکتی تھی کہ ہم کسی کی ماتحتی قبول کریں۔ یہ تھی وہ حالت جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ پھر ایسے رنگ میں کہ آپؐ نے ان کی ایک نہیں دو نہیں بلکہ جاہلیت کی تمام رسوم و عادات اور اعتقادات کا بھی قلع قمع کرنا شروع کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں آپؐ کے متعلق ان کا بغض و کینہ آسانی سے سمجھ آسکتا ہے لیکن ایسی آزاد قوم باوجود ہزاروں بغضوں کینوں کے جب آپؐ کے ساتھ ملی اسے اپنے سر پیر کا ہوش نہیں رہا۔ وہ اپنی ساری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود سری بھول گئی اور آپؐ کی غلامی اختیار کر لی۔ بلکہ اس غلامی پر فخر کرتی۔ بڑے بڑے خونخوار اور وحشی عرب مذہبی جوش میں آپؐ کے پاس آتے تھے مگر ایسے رام ہو جاتے تھے کہ آپؐ کو قتل کرنا تو درکنار آنحضورؐ کے ہمیشہ کیلئے غلام بن جاتے۔ کیا کہیں اور بھی دنیا کے پردے پر ایسی مثال مل سکتی ہے! کوئی مصلح دنیا میں ایسے وسیع اخلاق لے کر نہیں آیا جیسا کہ ہمارا آقاؐ اور کسی جماعت نے ایسی فدائیت جاں نثاری اور محبت نہیں دکھائی جیسی ہمارے آقاؐ کے صحابہؓ نے دکھائی۔ چنانچہ بخاری شریف میں روایت ہے۔

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضورؐ حدیبیہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ تو میں نے دیکھا کہ جب آنحضورؐ وضو کرتے تھے تو صحابہؓ وضو کا بچا ہوا پانی لینے کے لیے اس قدر لڑتے تھے کہ گویا ایک دوسرے کو قتل کر دیں گے۔ اور جب آپؐ حکم دیتے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اس کی تعمیل کرتے اور جب آپؐ بولنے لگتے تو سب اپنی آوازوں کو نیچا کر لیتے اور صحابہؓ کے اس اخلاص کا ان ایلچیوں پر جو ملاقات کی غرض سے آئے ہوئے تھے اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے اپنی قوم کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ آپؐ کی مخالفت نہ کریں۔ اسی طرح بخاری میں لکھا ہے کہ جنگِ اُحد کے موقع پر آپؐ نے انصار سے سوال کیا تو سعدؓ بن عبادہ نے آپؐ کو جواب دیا کہ کیا آپؐ سمجھتے ہیں کہ ہم موسیٰ کے ساتھیوں کی طرح کہہ دیں گے کہ جاؤ تو اور تیرا ربّ دشمنوں سے جا کر لڑو۔ بلکہ خدا کی قسم ہم تو آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے اور آپؐ کے پیچھے بھی لڑیں گے اور دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزر جائے۔ کیا اس قربانی اور اس فدائیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہمارا رسولؐ اور ہمارا پیارا آقا ایسے اخلاق رکھتا تھا جن کی نظیر دنیاوی بادشاہوں کو تو چھوڑ دینی بادشاہوں یعنی نبیوں میں بھی نہیں مل سکتی۔

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفےٰؐ نبیوں کا سردار

آپؐ کے پاکیزہ اخلاق کے متعلق آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ نے بھی گواہی دی ہے جب آپؐ پر پہلی وحی نازل ہوئی آپؐ پر بہت خوف طاری تھا۔ آپؐ سے حضرت خدیجہؓ نے فرمایا کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ خدا آپؐ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپؐ تو رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور وہ تمام نیک اخلاق جو دنیا سے معدوم ہو چکے ہیں ان پر عامل ہیں۔ مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں، مصیبتوں میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور خدا کی قسم آپؐ میں تمام اخلاق حسنہ پائے جاتے ہیں۔

رسول کریمؐ کی گواہی اپنے اخلاق کی نسبت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اخلاق کی نسبت ایسی سادگی اور بے تکلفی سے گواہی دی ہے کہ موافق تو موافق، مخالف کو بھی انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ پہلی وحی کے نزول کے بعد حضرت خدیجہؓ جب آپؐ کو لے کر اپنے بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں تو انہوں نے فرمایا کہ اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں جب تیری قوم تجھے نکال دے گی اس پر آپؐ نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے یعنی آپؐ نے اتنے تعجب سے فرمایا کیا میری قوم مجھے نکال دے گی۔ کیونکہ آپؐ اپنے نفس کے بارے میں جانتے تھے کہ وہ صاف ہے فرمایا میری قوم مجھے کیوں نکالیگی۔ انسان ہر شخص کے ساتھ دھوکا کر سکتا ہے۔ سوائے اپنے نفس کے۔ آپؐ کا نفس تو بالکل صاف تھا تبھی تو آپؐ اتنا حیران ہوئے کہ میری قوم مجھے نکال دے گی انسان کے تعلقات تین طرح کے ہیں ایک تعلق انسانوں سے تعلق اور اپنے نفس سے تعلق۔ اس طرح جب رسول اکرمؐ کی شخصیت کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ آپؐ نے کسی خوبی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ آپؐ تمام صاحب کمال لوگوں کے سردار تھے۔ اور جن خوبیوں کے آپؐ جامع تھے اس کا عشر عشیر بھی کسی اور انسان میں نہیں پایا جاتا۔

عبادت میں شغف اور خشیت الٰہی

خوف خدا آپؐ پر ہر وقت طاری رہتا۔ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے کہا اگر میں محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو اس جہان کو پیدا نہ کرتا لیکن اس کے باوجود خشیت الٰہی آپ کے دل میں ہر وقت رہتی تھی آپؐ کثرت سے عبادت کرتے اور خدا سے دعائیں کرتے تھے۔ بدر کے موقعہ پر باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کی تائیدات نازل ہو رہی تھیں۔ آپؐ دعاؤں میں مشغول رہے۔ بعدہٗ آپؐ خیمے سے باہر تشریف لائے اور فرمایا مجھے یقین ہو چکا ہے دشمن شکست کھا کر ذلیل و خوار ہوگا اور آئمۃ الکفر یہیں مارے جائیں گے۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔ آپؐ پر اللہ تعالیٰ کا خوف اس قدر تھا کہ نہ صرف خود برے افعال سے بچتے بلکہ لوگوں کو بھی منع کرتے اور ایسی جگہ ٹھہرنا برداشت نہ کرتے جس جگہ خدا تعالیٰ کا عذاب آ چکا ہو۔ آپؐ اپنی نسبت بھی یہی فرماتے تھے کہ میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ میری نجات بھی خدا کے فضل ہی سے ہوگی۔ کثرت سے استغفار کرتے اور موت سے کبھی غافل نہ تھے۔ روزانہ رات کو سونے سے پہلے خدا تعالیٰ سے اپنا حساب صاف کرواتے اور اپنا وجود پوری طرح خدا کے سپرد کر دیتے۔

رسول اکرمؐ کو اپنی نبوت پر اس قدر کامل یقین تھا کہ تنہائی میں ہر روز سوتے وقت خدا کے سامنے اقرار کرتے کہ مجھے اپنی نبوت پر ایمان ہے اور اس طرح قرآن شریف پر بھی ایمان ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ اپنی تعلیموں کو لوگوں کے لئے ہی قابل عمل نہیں جانتے تھے بلکہ سب سے پہلے اپنے نفس کو کہتے تھے کہ یہ حکم خدا کا آیا ہے اور اس کا رسول یوں کہتا ہے۔ اس پر ایمان لا۔ اسی لئے تو آپؐ فرماتے اٰمنت بکتابک الذی انزلت و نبیک الذی ارسلت

آپؐ ذاتی معاملات اور ذاتی تکالیف پر غضب و غصہ کی بجائے نہایت ملائمت اور نرمی سے کام لیتے مگر یہ کبھی برداشت نہ کر سکتے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی ہتک کرے۔

توکل علی اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے اگر صرف آپؐ کے توکل ہی کی مثال لے لی جائے تو یہ بھی آپؐ کی صداقت کو ماننے کے لئے کافی ہے کیونکہ جھوٹے انسان کا ایسا توکل ہو نہیں سکتا۔ آپؐ خدا تعالیٰ کے حکم سے مکہ سے ہجرت فرماتے ہیں اور باوجود کفار کے زبردست پہرے کے صحیح و سالم چلے جاتے ہیں۔ پھر آپؐ کی گرفتاری کا حکم اور ساتھ ہی سو اونٹوں کا انعام مقرر کیا جاتا ہے۔ آپؐ غار ثور میں حضرت ابوبکرؓ کے ہمراہ پناہ لیتے ہیں اور دشمن غار کے دہانے تک پہنچ جاتا ہے حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ سے عرض کرتے ہیں کہ اگر دشمن ذرا سی نیچی نظر ڈالے تو ہمیں دیکھ سکتا ہے مگر آپؐ فرماتے ہیں ایسا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہمارے ساتھ خدا ہے۔

ایسا توکل ایسا خدا پر بھروسہ اس کی نظیر دنیا میں کہیں اور نہیں مل سکتی۔

آپؐ کا وقار

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو پیارا ہے۔ فرمایا۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا۔ اس کے بعد۔ فرمایا والدین سے نیکی کرنا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کوشش کرنا۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں آپؐ سے اور پوچھتا تو آپؐ اور بتاتے۔ ظاہر بین کو یہ ایک معمولی سی بات محسوس ہوگی۔ مگر درحقیقت اس سے آپؐ کے وقار کا پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کو یہ یقین ہوتا تھا کہ آپؐ سے جتنے چاہیں سوال پوچھتے چلے جائیں آپؐ جواب دیتے چلے جائیں گے اور ڈانٹیں گے نہیں۔ اس کے برعکس آج کے کسی بادشاہ کو دیکھیں ان سے تو ایک دفعہ سوال کرنا بھی مشکل ہوتا ہے وہ اس میں اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ مگر دونوں جہانوں کے بادشاہ کو دیکھئے کوئی چھوٹا ہو یا بڑا جو دل میں آئے جس قدر چاہے وہ سوال کرے اس کے دل میں یہ خیال بھی نہیں آئے گا کہ آپؐ ناراض ہوں گے یا سوالوں کے جواب نہیں دیں گے۔

آپؐ کی جرأت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جامع کمالات انسانی تھے۔ ہر بات میں دوسروں کے لئے نمونہ اور اسوۂ حسنہ تھے۔ لہٰذا آپؐ اعلیٰ درجہ کی صفت یعنی شجاعت میں بھی خاتم الناس تھے۔ آپؐ نے اپنی زندگی میں بہادری اور جرأت کے وہ نمونے دکھائے ہیں کہ ان کی مثال نہیں مل سکتی۔ دراصل اگر دیکھا جائے تو آنحضرتؐ کی مکہ کی زندگی ہی دراصل بہادری کا ایسا اعلیٰ نمونہ تھی کہ جسے دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ تیرہ سال تک ایک ایسی جگہ پر رہنا جہاں سوائے چند لوگوں کے سبھی جان کے دشمن اور خون کے پیاسے تھے لیکن آپؐ نے بلا خوف و خطر ان کو دین کی باتیں سنائیں اور پھر ایسے دین کی جس سے وہ سخت نفرت کرتے تھے۔ انہوں نے آپؐ کو کون سی تکلیف تھی جو نہ پہنچائی ہو۔ لیکن آپؐ کمال بہادری سے تن تنہا سینہ سپر رہے۔ کوئی تکلیف، کوئی ظلم آپؐ کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہ کر سکا۔ ایک دفعہ مدینہ میں کسی غنیم کے حملہ آور ہونے کی خبر تھی اور مسلمانوں کو اس کا انتظار تھا۔ ایک رات اچانک کچھ شور ہوا۔ صحابہؓ جمع ہونا شروع ہو گئے۔ اور ارادہ کیا کہ اکٹھے جا کر دیکھیں کیا واقعی حملہ ہونے والا ہے اور ادھر آنحضرتؐ بغیر کسی کو اطلاع دیئے ایک صحابیؓ کا گھوڑا جس کا نام "مندوب" تھا تھامے

جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں تشریف لے گئے اور واپس آکر لوگوں کو بتایا کہ کچھ نہیں بس معمولی شور تھا۔ اب یہ عام بہادری کا واقعہ نہیں بلکہ بہت ممتاز واقعہ ہے کہ دشمن کی خبر لینے آپؐ تن تنہا چل دیئے۔ پھر آپؐ نے ایسے خطرہ کے وقت اتنے تیز رفتار گھوڑے کو لیا جس پر آپؐ سواری کے عادی نہ تھے اور جو اپنی سختی میں مشہور تھا۔ اور پھر تیسری بات یہ کہ آپؐ خود تشریف لے گئے حالانکہ سب سے زیادہ خطرہ آپؐ کی جان کو تھا۔ لیکن اس کے باوجود ایک بادشاہ کی حیثیت رکھنے کے باوجود آپؐ کا دشمن کی تلاش کو جانا ایک معمولی فعل نہ تھا۔

مال کے متعلق احتیاط:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلق سخاوت میں بھی اعلیٰ مقام پر فائز تھے ایک دفعہ آپؐ نماز پڑھا رہے تھے سلام پھیرا اور جلدی جلدی اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپؐ کو اس جلدی میں دیکھ کر گھبرا گئے جب باہر تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس تھوڑا سا سونا پڑا ہوا تھا۔ میں نے ناپسند کیا کہ وہ میرے پاس پڑا رہے اس لئے میں نے جاکر حکم دیا کہ اسے تقسیم کر دیا جائے یعنی آپؐ یہ نہیں چاہتے تھے کہ مال جہاں پڑا ہے وہاں پڑا رہے اور مزید اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہیں۔ اس لئے آپؐ نے فوراً مال تقسیم کروا دیا اور پھر مطمئن ہو گئے آپؐ مال تقسیم کرتے وقت بھی بہت احتیاط فرماتے کسی کی حق تلفی یا مال پہنچنے میں دیر برداشت نہ کرتے۔

سادگی:۔

آج کل کے زمانہ میں خصوصاً امیر اور بڑے لوگ اپنی زندگی میں تکلف داخل کر چکے ہیں۔ لیکن جو مزہ سادگی میں ہے وہ تکلف میں نہیں گو بظاہر خوشنما معلوم ہو مگر اندر سے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ ذوق نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ ؎

اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام سے ہیں وہ جو تکلف نہیں کرتے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اپنے طریق عمل سے بتایا کہ جذبات نفس جو پاک اور نیک ہیں ان کو دبانا تو کسی طرح جائز ہی نہیں اور جو جذبات ایسے ہوں کہ بدیوں کی طرف مائل کرنے والے ہوں تو ان کا مارنا ضروری ہے پس اگر ہم تکلف سے بعض ایسی باتیں نہیں کرتے جن کا کرنا ہمارے دین اور دنیا کے لئے مفید تھا تو ہم غلط کار ہیں اور اگر وہ باتیں جن کا کرنا دین کی رو سے جائز ہے اور ہم ان کے شائق ہیں صرف تکلف اور بناوٹ سے نہیں کرتے تو یہ نفاق ہے اور اگر لوگوں کی نظر میں عظمت و عزت حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو خاموش اور سنجیدہ بناتے ہیں تو یہ شرک ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی غرض سے ان تینوں مقام میں سے کسی بناوٹی تکلف کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ عزت و ذلت کا مالک لوگوں کے بجائے خدا ہی کو سمجھتے تھے۔

حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں بعض دفعہ نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ نماز کو لمبا کروں مگر کسی بچے کی رونے کی آواز سے مختصر کر دیتا ہوں تاکہ اس کی ماں کو تکلیف نہ ہو۔ کس سادگی سے حضورؐ نے فرمایا کہ بچہ کی آواز سن کر نماز جلدی ختم کر دیتے ہیں۔ لیکن آج کل کے ریاکار عبادت گذار تو اس بات کو اپنی ہتک سمجھتے ہیں اور اس بات میں اپنا فخر سمجھتے ہیں کہ ہم نماز میں اتنا مست تھے کہ ہمیں کچھ ہوش نہ تھا۔ مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان تکلفات سے بری تھے

المختصر یہ کہ آپؐ ایک کامل انسان تھے اور کسی میں اتنی طاقت کہاں کہ وہ انسان کاملؐ کے اوصاف حمیدہ کا احاطہ کر سکے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے خاص فضل و کرم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

بازیافتہ نقدی

کچھ نقدی ملی ہے انیس مارکیٹ کے سامنے سے جس صاحب کی ہو آکر نشانی بتا کر حاصل کرے
(محمود کلاتھ ہاؤس نزد ریلوے پھاٹک)

باہمی محبت و اخوت

(مکرم محمد احمد شمس مربی سلسلہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ میں ایسی محبت اور یگانگت پیدا کر دی تھی کہ وہ باہمی جھگڑوں سے حتی الوسع بچتے تھے اور معمولی معمولی باتوں کے پیچھے پڑ کر قومی وحدت کو نقصان نہیں پہنچاتے تھے۔ دراصل ان باتوں کے پیچھے ان کی وہ تربیت کام کر رہی تھی جو خدا کے پیارے رسولؐ نے ان کی کی تھی۔ اور ان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا تھا۔ صحابہؓ کے درمیان اگر کوئی ناخوشگوار بات پیدا ہوتی تو نہایت تحمل اور بردباری کا ثبوت دیتے تھے۔ اس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ وہ باہم نفاق اور تفرقہ پیدا نہ ہونے دیتے تھے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی خطرناک چیز ہے جو قومی قوت اور طاقت کو تباہ کر دیتی ہے۔

اور جس قوم کے افراد باہم دست و گریباں رہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ آمادہ پیکار ہوں وہ مقابلہ کرنے کی طاقت کھو بیٹھتی ہے۔ صحابہؓ میں جس قسم کی محبت و اخوت قائم تھی اس کا اندازہ مندرجہ ذیل روایات سے ہوتا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت حذیفہؓ بن الیمان ایک نوجوان صحابی تھے۔ اپنے والد کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے جب مشرکین پر حملہ ہوا تو حذیفہ نے آواز دی کہ دیکھنا سامنے میرے والد ہیں لیکن یہ آواز لشکر حق تک نہ پہنچ سکی چنانچہ یہ آواز بھی صدا بصحرا ثابت ہوئی اور ایک صحابیؓ کے ہاتھوں نادانستہ طور پر حضرت حذیفہؓ کے والد جنگ میں مارے گئے حضرت حذیفہؓ کو علم ہوا۔ تو بجائے اس کے کہ کوئی جھگڑا وغیرہ کھڑا کرتے صرف اتنا کہا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ یعنی خدا تعالیٰ تمہیں معاف کرے۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۸۱)

اس واقعہ کے ساتھ اگر اس بات کو بھی مدنظر رکھا جائے کہ بعثت نبویؐ سے قبل عربوں کی ذہنیت کیا تھی تو اس عظیم الشان انسان پر بے ساختہ درود بھیجنے کو دل چاہتا ہے جس نے ان کے اندر ایسا عظیم الشان اور پاکیزہ تغیر پیدا کر دیا۔ (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ)

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ دو صحابہؓ یعنی امرالقیسؓ اور ربیعہؓ بن عیدان حضرمی کے مابین کسی زمین کی ملکیت کے بارے میں تنازعہ پیدا ہو گیا جس میں ربیعہؓ نے بحیثیت مدعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور شکایت کی آپؐ نے امرالقیس سے ثبوت طلب کیا اور ساتھ ہی فرمایا کہ اگر تم ثبوت نہ پیش کر سکو گے تو ربیعہؓ سے قسم لے کر ان کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔ لیکن امرالقیس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جو شخص اپنا حق سمجھتے ہوئے اسے چھوڑ دے اسے کیا اجر ملے گا آپؐ نے فرمایا۔ جنت۔ اس پر امرالقیس نے کہا کہ یا رسول اللہ میں اس زمین سے ربیعہ کے حق میں دست بردار ہوتا ہوں
(اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۱۱۵)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عروہ بن مسعود کو بعض لوگوں نے زخمی کر دیا تھا اور وہ آخری دموں پر تھے کہ ان کے قبیلہ کے بعض لوگ ان کے خون کا بدلہ لینے کی تیاریاں کرنے لگے انہوں نے یہ دیکھ کر کہ لوگوں میں کہیں خانہ جنگی نہ شروع ہو جائے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے خود اپنا خون معاف کر دیا میرے بارہ میں کوئی جنگ و جدال نہ کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے درمیان مصالحت رہے۔
(طبقات ابن سعد)

برائی کرنے والوں سے بھلائی کرنا کوئی آسان امر نہیں یہ صرف اور صرف فضل خداوندی پر ہی موقوف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۔
(آل عمران آیت ۱۶۰)

کہ اے رسول یہ محض خدا تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہوئے اگر آپ سخت دل اور سخت زبان ہوتے تو یہ لوگ آپ کے گرد یوں جمع نہ ہوتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

(۲) "یہ مت سمجھو کہ جس کو تم دغم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے نہیں۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے، جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقع شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

ابتلاؤں میں چونکہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور اس کے غیر معمولی فضل پوشیدہ ہوتے ہیں اسی لئے ابتلاء اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنتے ہیں اور ابتلاؤں کے نتیجہ میں ہی وہ ایمان پر مسلسل ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ سو ابتلاء مومنوں کے ایمان میں اضافہ کی آسمانی سکیم کا ایک نہایت اہم اور ضروری حصہ ہیں ÷

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے پنشنران فوری توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کے پنشنران صاحبان اپنے زیر کفالت افراد کی تفصیل سے صیغہ ہذا کو فوری طور پر اطلاع دیں اور اس امر کی بھی تصدیق فرمائیں کہ کوئی بچہ برسر روزگار یا شادی شدہ نہیں ہے۔ نیز اپنے مکمل ایڈریس سے بھی مطلع فرمائیں۔ جن پنشنران کی طرف سے یہ کوائف موصول نہ ہوئے انہیں واجبات کی ادائیگی نہیں ہو سکے گی

(محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

صف دوم کے معلمین کی چودھویں کلاس

ہر جماعت کا ایک یا ایک سے زائد فرد جو کچھ لکھا پڑھا ہو اپنے آپکو پیش کرے (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کی ہدایات فرمودہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں حسب سابق دفتر وقف جدید ۱۵ر جنوری ۱۹۸۵ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کر رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ جاری رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس میں بھجوائیں۔ عمر اور تعلیم کا کوئی خاص معیار نہیں۔ البتہ صحت اچھی ہو اور کچھ لکھنا پڑھنا آتا ہو اور تعلیم و تربیت کا خاص شوق اور جذبہ ہو۔

کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کی درخواستیں ۱۵ر دسمبر ۱۹۸۴ء تک مع کوائف نام مع ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ دفتر وقف جدید میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ دوران تعلیم قیام و طعام کا انتظام مرکز کرے گا۔ بستر اپنا لانا ہو گا۔ اسی طرح قرآن مجید بھی اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔ درخواستیں مقامی پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہئیں۔

(ناظم ارشاد۔ وقف جدید)

اجباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنا نام محمد اشرف ملہوترہ بتاتا ہے۔ اس کے پاس پاکستانی پاسپورٹ بھی ہے جس میں اس کا پتہ ملہوترہ ہاؤس گجر خان درج ہے۔ بظاہر جرمن معلوم ہوتا ہے۔ عینک لگاتا ہے۔ عمدہ قسم کا بریف کیس ہاتھ میں رکھتا ہے۔ خوش پوش ہے۔ مختلف حیلوں بہانوں سے احباب جماعت سے رقم بٹورتا پھرتا ہے۔ احباب جماعت محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

دعائے مغفرت

ہماری والدہ صاحبہ مکرمہ عائشہ بیگم اہلیہ مکرم میاں عبدالرحیم صاحب راجپوت بعمر ۷۳ سال مورخہ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کو عرصہ دراز تک بیمار رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

ع "بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

مرحومہ مکرم میاں احمد دین صاحب موصی مرحوم آف پنڈی چری ضلع شیخوپورہ کی بیٹی تھیں۔ دیہاتی ماحول کو چھوڑ کر اپنے بچوں کو قادیان میں تعلیم و تربیت کے لئے لے گئی تھیں اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور مرکز کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ غریب پرور اور دعا گو اور ہمسائیوں سے پیار کرنے والی تھیں۔

بعد نماز فجر بیت الاقبال کے نزدیک مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامڑی فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بعد تدفین مکرم مولانا موصوف ہی نے دعا کرائی۔

خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چل کر خادم دین بنائے۔ اللّٰھم آمین!

(کرنل سلیم احمد، نسیم احمد۔ ڈاکٹر کریم احمد پسران میاں عبدالرحیم موصی راجپوت
دارالنصر غربی۔ ربوہ)

امراء کرام و صدر صاحبان

تحریک جدید کے سال ۲۰۔ ۴۱۔ ۵۱ کا اعلان ہو چکا ہے۔ براہ کرم جلد از جلد وعدہ جات لے کر ارسال کریں۔ اگر مطبوعہ فارم نہیں ملے تو سادہ کاغذ پر ہی وعدہ جات بھجوا دیں۔ مگر دفاتر اول۔ دوم۔ سوم کی تخصیص کرنا نہ بھولیں۔

(وکیل المال اوّل)

کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی بنائیں

امرائے اضلاع، مربیانِ سلسلہ و صدرانِ جماعت توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کی یہ شدید خواہش تھی کہ:۔

"جماعت احمدیہ کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے ..... کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی ہمیں ملنے چاہئیں۔"

تمام امرائے اضلاع، مربیان سلسلہ اور صدران جماعت احمدیہ پاکستان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اپنے رفقائے کار اور کارکنان کے ذریعہ ایک مہم کی صورت میں زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کی تلقین فرمائیں اور ان سے فارم وقف عارضی پُر کروا کر ارسال فرمائیں۔ نیز اپنے اپنے حلقہ جات کو بھی اس طرف توجہ دلائی جائے ..... بہنوں کو یہ سہولت حاصل ہے کہ وہ اپنی جائے رہائش پر رہتے ہوئے بھی وقف عارضی کر سکتی ہیں انہیں کسی دوسری جماعت میں نہیں بھجوایا جاتا۔

امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت اس طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے

جزاکم اللہ احسن الجزاء

فارم وقف عارضی نظارت ہذا یا مقامی مربی صاحب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ ! مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ میں پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

— سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ —

مسل ۲۵۴۴۶

میں امینہ بیگم زوجہ چوہدری میر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱۔ چوڑیاں بارہ عدد وزن نو تولے قیمت -/۱۸۴۰۰ روپے

بالیاں ایک جوڑی وزن چھ ماشہ قیمت -/۱۰۰۰ روپے

پازیب ایک جوڑی — -/۸۰۰ روپے

حق مہر بذمہ خاوند ۲۵۱۳۲/۵۰ روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

— الاحمد —

امینہ بیگم زوجہ چوہدری میر احمد صاحب ۴/۱۵ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد ۱ بشارت احمد خان ولد چوہدری برکت علی نازصاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد ۲ میر احمد خاوند موصیہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ

مسل ۲۵۴۴۷

میں محمد رفیع خان شہزادہ ولد مولوی محمد شہزادہ خان صاحب مرحوم قوم مہمند پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ایک مکان بمرقبہ دس مرلہ واقع رحمت شرقی ربوہ قیمت = ۱½ لاکھ روپے

اس وقت مجھے مبلغ ایک لاکھ روپے سالانہ بصورت پنشن ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

— الاحمد —

محمد رفیع خان شہزادہ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد ۱ بشارت احمد خان ولد چوہدری برکت علی خانصاحب مرحوم

گواہ شد ۲ محمد اکرم ولد ملک محمد حسین صاحب رحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ

وصیت نمبر ۱۷۸۰۹

مسل ۲۵۴۴۸

میں محمد فضل الرحمٰن ولد مولوی لطف الرحمٰن صاحب قوم پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال بیعت ۱۲/۷ ساکن مغربی نندی پاڑہ P.O باشالو ضلع ڈھاکہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زمین موروثی از ترکہ والد مرحوم ایک ایکڑ ۷۲ ڈسمل قیمت -/۳۰۰۰۰ ٹکہ TAKA

۲۔ زمین سکنی جو میں نے خریدی ہے آٹھ ڈسمل واقع نندی پاڑہ قیمت -/۱۵۰۰۰ TAKA

۳۔ زمین سکنی جو میں نے خریدی ہے آٹھ ڈسمل واقع شیخ پور قیمت -/۴۰۰۰ TAKA

۴۔ زمین سکنی معہ مکان ۷ ڈسمل واقع مغربی نندی پاڑہ قیمت -/۲۴۰۰۰ TAKA

کل میزان -/۲۸۹۰۰ TAKA

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۰۰ TAKA ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ x روپے سالانہ آمدنی از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الاحمد —

محمد فضل الرحمٰن مغربی نندی پاڑہ ڈاکخانہ باشالو ڈھاکہ

گواہ شد ۱ محمد صادق محمود مربی سلسلہ بخشی بازار ڈھاکہ

گواہ شد ۲ مظہر الحق بخشی بازار ڈھاکہ

مسل ۲۵۴۴۹

میں محمد اکرم احمدی ولد محمد یوسف احمدی قوم احمدی پیشہ انجینئر عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انگلستان ضلع جلنگھم کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ایک مکان واقع 61- SCOT BY AVE CHATHAM KENT U.K جس میں نصف کی مالک میری اہلیہ مکرمہ نزہت پروین احمدی صاحبہ ہیں قیمت اندازاً -/۲۰۰۰۰ پونڈ

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ پونڈ سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ x روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الاحمد —

محمد اکرم احمدی ولد محمد یوسف صاحب احمدی جلنگھم کینٹ انگلستان

گواہ شد ۱ بشیر احمد رفیق ایڈووکیٹ وکیل التصنیف وصیت ۱۵۵۱۰

گواہ شد ۲ محمد یامین ندیم سیکرٹری وصایا انگلستان وصیت ۹۸۰۵

مسل ۲۵۴۵۰

میں نور احمد ولد جان محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ پٹواری عمر ۷۶ سال بیعت دسمبر ۱۹۶۱ء ساکن مسلم کالونی جیا موسیٰ ضلع لاہور بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

فی الحال جائیداد کوئی نہیں

اس وقت مجھے مبلغ =/۲۶۲ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ x روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— الاحمد —

نور احمد ولد جان محمد صاحب مسلم کالونی ڈاکخانہ شاہدرہ لاہور

گواہ شد ۱ چوہدری محمد یعقوب ولد چوہدری عبدالرشید صاحب مرحوم

گواہ شد ۲ محمد صادق رسولنگر وندالہ روڈ شاہدرہ لاہور

سچ اور بالکل سچ:

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"بخدا یہ سچ اور بالکل سچ ہے اور قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ درحقیقت مجھ میں کوئی علمی اور عملی خوبی یا ذہانت اور دانش مندی کی لیاقت نہیں اور میں کچھ بھی نہیں۔ ایک غیب میں ہاتھ ہے جو مجھے تھام رہا ہے اور ایک پوشیدہ روشنی ہے جو مجھے منور کر رہی ہے۔ اور ایک آسمانی روح ہے جو مجھے طاقت دے رہی ہے پس جس نے نفرت کرنا ہے کرے..... بخدا میری نظر ایک ہی پر ہے، جو میرے ساتھ ہے اور غیر اللہ ایک مری ہوئی کیڑی کے برابر بھی میری نظر میں نہیں۔"

(ازالہ اوہام - آخری صفحات)

"الفضل"
کی اشاعت میں توسیع کا ایک ذریعہ
اشتہارات
کے ذریعہ الفضل کی مالی پوزیشن مستحکم کرنا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون نویسی کا شاندار مقابلہ

۳۷½ ہزار روپے کے ۱۲ انعامات

کمپیوٹر سوسائٹی آف پاکستان کراچی کی طرف سے مضمون نویسی کے ایک مقابلہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ عنوانات درج ذیل ہیں:۔

(1) My understanding of a computer.
(2) How can computer help you in your career.
(3) How would you use computers to help your country.
(4) How can computer technology benifit the third world.
(5) What should be the future plans for effective computerisation in the country.
(6) Topic of your choice, but specially related to computers and their applications in a developing country.

ان مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل معیار ہوں گے۔

۱۔ جماعت دہم تک کے طلباء کے لئے صرف ۱ اور ۲ عنوانات ہوں گے۔ انعامات بالترتیب دو ہزار ایک ہزار اور پانچ سو ہوں گے۔

۲۔ کالجز یونیورسٹیز کے طلباء و طالبات کے لئے تمام موضوعات۔ انعامات تین ہزار دو ہزار اور ایک ہزار

۳۔ کمپیوٹر کے شعبہ سے متعلق افراد کے لئے ۱ اور ۲ کے علاوہ تمام موضوعات انعامات دس ہزار۔ پانچ ہزار اور تین ہزار

۴۔ عوام الناس کے لئے تمام موضوعات انعامات۔ پانچ ہزار۔ تین ہزار اور دو ہزار

کمپیوٹر سوسائٹی آف پاکستان کی ایک اعلیٰ رکنی کمیٹی تمام مضامین کا جائزہ لے گی اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

مضامین ایک ہزار سے پندرہ سو الفاظ پر مشتمل ہونے چاہئیں۔
(درجہ اول کے لئے ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ تک الفاظ)

یہ مضامین انگریزی یا اردو میں سے کسی زبان میں بھی لکھے جا سکتے ہیں۔ لفافے کے اوپر Nation wide Essay compitition اور اپنا درجہ category ضرور لکھیں۔ مضامین عملی تجاویز پر مشتمل ہونے چاہئیں۔ مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ر نومبر ۱۹۸۴ء ہے۔ اپنا مکمل پتہ اور ایک عدد تصویر ساتھ بھجوانی نہ بھولیں۔ مضامین بھیجنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ ہے۔

کمپیوٹر سوسائٹی آف پاکستان پوسٹ آفس بکس ۸۹۱۲
تیسری منزل۔ عظمیٰ کورٹ۔ کہکشاں کلفٹن۔ کراچی۔

لڑائی جھگڑے کی ایک وجہ

آیت "خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ" کی تشریح میں سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔

"اس کے علاوہ بہت سے فساد اس رنگ میں ہوتے ہیں کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دوسرے چھوٹے درجہ کے ہیں۔ پہلے تو تعلق پیدا کر لیتے ہیں لیکن بعد میں انہیں اپنے خاندان یا امارت کا خیال آتا ہے اور اس طرح لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً (سورۂ نساء) اے لوگو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تم سب کو ہم نے ایک جان سے پیدا کیا ہے پس اگر کسی کو کسی وجہ سے بڑائی حاصل ہو گئی ہے تو وہ عارضی ہے۔ اصل تم سب ایک ہی ہو۔ اس بات کو سمجھنے کے بعد ہر ایک کو معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر میاں کسی خاندانی یا دنیوی لحاظ سے بیوی سے بڑا ہے تو عارضی بڑائی رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر بیوی کسی لحاظ سے افضل ہے تو وہ بھی عارضی ہے اصل میں دونوں ایک ہی طرح کے ہیں۔ دوسرے میاں جس قدر بڑا اور اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ بیوی کا بھی اتنا ہی رتبہ بڑھتا ہے اور بیوی جو صفت رکھتی ہے۔ خاوند کو اس سے فائدہ ہے۔ اس لئے خاوند کی بڑائی بیوی کی بڑائی ہے اور بیوی کی بڑائی خاوند کی۔ یہ بات سمجھنے سے بہت سی برائیاں کا انسداد ہو جاتا ہے۔"

(خطبات محمود جلد سوم خطبات نکاح ص۱۷)

(مرسلہ:۔ نظارت اصلاح وارشاد)

تقریب شادی

خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد نصیب بشارت ایم اے بی ایڈ کی شادی خانہ آبادی بہمراہ عزیزہ فوزیہ بشیر صاحبہ بنت خواجہ بشیر احمد صاحب مورخہ ۲ ۱۱/۸۴ بروز جمعۃ المبارک انجام پائی۔ بارات ربوہ سے لاہور گئی جہاں مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب نے بعوض بیس ہزار روپیہ حق مہر نکاح پڑھا۔

عزیزم محمد نصیب بشارت محترم میاں خیر الدین صاحب مرحوم آف دہلی دروازے والے کے پوتے اور عزیزہ فوزیہ بشیر مکرم خواجہ محمود الحسن صاحب بنی اسرائیل کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر نور محمد صاحب کی نواسی ہیں۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ رشتہ کے بابرکت اور باعث رحمت ہونے کے لیے دعا کریں۔

(محمد حیات جنجوعہ۔ حیات سنز گول بازار ربوہ)

اہل ربوہ کیلئے
خوشخبری
کپڑوں کی صاف اور اجلی دھلائی کیلئے
وکٹو صابن تھوک و پرچون
خریدنے کے لیے
داؤد جنرل سٹور
گلی الیکمسٹس۔ گولبازار۔ ربوہ

ضرورت
دواخانہ پر کام کیلئے دو آسامیاں
خالی ہیں
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

دانتوں مسوڑوں کے کورسز

اردو نام	INTER NATIONAL NAME	
اینٹی پائیوریا	Anti Pyorrhea	15-00
اینٹی کریز	Anti Caries	15-00
پائیور یا منجن	Pyorrhea Powder	6-00

تمام کورسز ملک بھر کے دوا فروشوں سے طلبیں لٹریچر فری
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

اعلانِ تعطیل

علامہ اقبال کے یوم پیدائش کے سلسلہ میں سرکاری تعطیل کی وجہ سے ہفتہ ۱۰ر نومبر کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں!

(منیجر الفضل ربوہ)